بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور - پاکستان

یوم شنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی "	۱۱ "
سہ ماہی "	۶ "
ماہوار "	۲½ "

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۹ احسان ہش ۱۳۲۷ | ۱۰ شعبان ۱۳۶۷ ہجری | ۱۹ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۸

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۱۵ جون - مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بذریعہ ڈاک اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت یہاں پہنچنے کے بعد سے بدستور ناساز چلی آرہی ہے - حرارت ہو جاتی ہے - پیچش کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں — حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی ہاضمے کی خرابی کی وجہ سے ناساز ہے - — سیدہ اُم ناصر احمد سلمہا اور سیدہ اُم وسیم اور سیدہ امۃ الباسط کی طبیعت بھی خراب ہے - احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں -

کشمیر کمیشن جنرل اسمبلی کے اجلاس سے پہلے پہلے اپنی رپورٹ تیار کر لیگا

جنیوا - ۱۸ جون - سلامتی کونسل کے کشمیر کمیشن کو اُمید ہے کہ وہ اپنے مفوضہ کام کا پہلا اور مقدم حصہ جنرل اسمبلی کے منعقد ہونے سے پہلے پہلے پُورا کرلے گا - یاد رہے کہ جنرل اسمبلی کا آئندہ اجلاس ماہ ستمبر میں پیرس میں ہوگا - جس میں کشمیر کمیشن اپنے کام کی مفصل رپورٹ پیش کرے گا - آج بھی کمیشن کا بند کمرے میں ۲ گھنٹے تک اجلاس ہوتا رہا - جب کمیشن طریق کار کی تعیین اور دیگر ابتدائی اُمور کے تصفیہ سے فارغ ہولے گا - تو کمیشن کے آئندہ اجلاسوں میں پیرس کو شمولیت کی اجازت دے دی جائے گی -

صوبۂ مشرقی بنگال میں ۱۵ سال کے اندر تمام زمینداریاں ختم کر دیجائینگی

ڈھاکہ ۱۸ جون - حکومتِ مشرقی بنگال کے سول سپلائیز کے وزیر مسٹر نورالامین نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ تقریباً پندرہ سال کے اندر اندر صوبہ بھر میں تمام زمینداریاں ختم کر دی جائیں گی - یہ مدت اس لئے ضروری ہے کہ تا تمام متعلقہ اُمور مثلاً معاوضہ کس اُصول پر دیا جائے - وغیرہ کے بارے میں مناسب فیصلے کئے جا سکیں — ناجائز نفع بازی اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف حکومتی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس سلسلے میں حکومت نے ایک بل پاس کیا ہے - جس کی رُو سے ملزموں کی جائداد ضبط کی جا سکتی ہے - غذائی صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہوئے آپ نے کہا کہ بعض علاقوں میں چاول کی قیمتیں چڑھ گئی تھیں - حکومت نے قیمتوں کو گرانے کے لئے اپنے ذخیروں میں سے چاول کی ایک بہت بڑی مقدار منڈی میں پہنچا دی - جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا - چینی اور کپڑے کی پیداوار کے متعلق آپ نے اطمینان کا اظہار کیا - اور بتایا کہ اگرچہ کپڑے کی موجودہ صورتِ حال غیر تسلی بخش ہے لیکن مغربی "پاکستان کے بعض علاقوں سے یقیناً بہتر ہے - مشرقی بنگال میں اس وقت چینی کے تین کارخانے ہیں جو تین ہزار ٹن چینی ہر سال تیار کرتے ہیں - اُمید ہے کہ صوبہ چینی کی ضروریات عنقریب پوری کر سکے گا

حج کو جانے والے مسافر اپنے ساتھ نقدی کی ایک مقررہ رقم لیجا سکینگے

کراچی ۱۸ جون - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ماہ رمضان سے پہلے حج کے لئے جانے والے وہ مسافر جو پہلے اور دُوسرے درجے میں سفر کریں گے - اپنے ہمراہ چھ ہزار روپیہ لے جا سکیں گے - اور عرشہ پر سفر کرنے والوں کو صرف چار ہزار روپیہ لے جانے کی اجازت ہوگی - اسی طرح رمضان کے بعد پہلے اور دوسرے درجے میں سفر کرنے والے حاجی تین ہزار روپیہ اور تیسرے درجے میں سفر کرنے والے صرف دو ہزار ایک سو روپے لے جا سکیں گے -

گارڈ فورس کے ممبر فلسطین جارہے ہیں

قاہرہ - ۱۸ جون - بین الاقوامی مبصرین کی حفاظت کے پیشِ نظر اتحادی قوموں کی گارڈ فورس کے ۵۰ ممبر ہوائی جہاز کے ذریعے فلسطین بھیجے جا رہے ہیں - ان میں سے ۲۸ اتحادی قوموں کی گارڈ فورس کے ممبر ہیں - باقی جمعیت اقوام کے سیکرٹریٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا ہے -

اقلیتوں کے بارے میں حکومتِ برما کا قابلِ تعریف رویہ

رنگون ۱۸ جون - برما میں پاکستان کے سفیر مسٹر محمد علی پچھلے دنوں خاندانِ مغلیہ کے آخری تاجدار ابوالظفر بہادر شاہ کے مزار پر تشریف لے گئے - وہاں تقریر کرتے ہوئے آپ نے اقلیتوں کے ساتھ حکومت برما کے سلوک اور رویہ کی تعریف کی - اور اس بنا پر حکومت کا شکریہ ادا کیا

امریکہ میں نئے ہندوستانی سفیر کا تقرر

نئی دہلی - ۱۸ جون - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر آصف علی کے واپس آجانے کے بعد مسٹر بی - راما راؤ کو حکومتِ ہندوستان کی طرف سے امریکہ میں سفیر مقرر کیا گیا ہے -

سر والٹر مانکٹن انگلستان روانہ ہوگئے

نئی دہلی - ۱۸ جون - نظام دکن کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن آج شام نئی دہلی سے برطانیہ روانہ ہوگئے - وہ کل رات حیدر آباد سے نئی دہلی واپس پہنچ گئے تھے - انگلستان روانہ ہونے سے قبل آپ نے لارڈ مونٹ بیٹن اور پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان سے ملاقات کی

ترارکھل ۱۸ جون - آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج ہندوستانی اور آزاد فوجوں کے درمیان ایک جھڑپ ہوئی جس میں ۶۱ ہندوستانی سپاہی مارے گئے - یا زخمی ہوئے

ناجائز دباؤ اور من مانی شرائط باعزت سمجھوتے کی راہ میں روک ہیں

گفت وشنید کی ناکامی پر حکومتِ نظام کا اعلان

حیدر آباد ۱۸ جون - حکومتِ نظام کی طرف سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے - جس میں گفت وشنید کی ناکامی کی وجوہات پر روشنی ڈالی گئی ہے - چنانچہ لکھا ہے کہ ہندوستان ناجائز دباؤ ڈال کر من مانی شرائط منوانے پر تُلا ہوا ہے - اور یہی گفت وشنید کے ناکام ہونے کی اصل وجہ ہے - حالیہ گفت وشنید کا آغاز اس بنا پر ہوا تھا کہ حکومتِ نظام نے انڈو حیدر آباد تعلقات کے تصفیہ کے بارے میں رائے شماری کی تجویز پیش کی تھی - گفتگو کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالنے کے بعد بیان لکھا ہے کہ یہ آخری کوشش بھی اس لئے ناکام رہی ہے کہ (۱) ہندوستان استصواب سے پہلے حیدر آباد کے الحاق پر مصر تھا - (۲) اس نے ریاست کے اندرونی سیاسی ڈھانچے میں بھی بنیادی تبدیلیوں کا پر زور مطالبہ کیا - (۳) نیز وہ حیدر آباد کی مالی اور اقتصادی آزادی کو بھی سلب کرنا چاہتا ہے - اور اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ حیدر آباد بیرونی ممالک سے تجارتی تعلقات قائم رکھ سکے -

مغربی پنجاب سے گڑ کی برآمد ممنوع ہے

لاہور ۱۸ جون - حکومت مغربی پنجاب کو معلوم ہوا ہے کہ واہگہ میں ہندوستان سے گڑ کی درآمد کی جارہی ہے - اور اس کی پھر برآمد کی جاتی ہے - عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مغربی پنجاب سے گڑ کی برآمد ممنوع ہے - خواہ یہ گڑ باہر سے منگوایا گیا ہو - یا مقامی پیداوار ہو -

پتھر کے سخت کوئلہ کا پرچون نرخ

لاہور ۱۸ جون - حال ہی میں کراچی سے پتھر کے سخت کوئلہ (ہارڈ کوک) کے دو ویگن لاہور پہنچے ہیں - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اس کا پرچون نرخ ۵ روپے ۵ آنے ۶ پائی فی من مقرر کیا ہے - علاوہ ازیں ایک آنہ فی روپیہ بکری ٹیکس لیا جائے گا -

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے - ایل - ایل - بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی - اے - ایل - ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا

شرق الاُردن کے اخبارات میں

احمدی مبلغ اور جماعت احمدیہ کا ذکر

از مکرم رشید احمد صاحب چغتائی مجاہد تحریک جدید از عمان شرقی الاردن

شرق الاردن کا ملک میرے لئے ہر لحاظ سے نیا ہے۔ تبلیغی ذرائع میں عام تعارف و واقفیت پیدا کرنے کے لئے جہاں دیگر لوگوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا وہاں ایڈیٹران اور پریس سے بھی خاص طور پر تعلقات و واقفیت پیدا کرنے کے لئے ملاقاتیں کیں تاکہ اس ذریعہ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اور آپکی آواز بلند ہونے میں مدد مل سکے اور حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

پر عمل پیرا ہوا جا سکے۔

سو خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس کے فضل و احسان نے میرے یہاں مملکت شرق الاردن کے دار الخلافہ "عمان" میں آنے کے بعد پہلی دفعہ یہاں کے اخبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام ... آپ کا کام اور آپ کی جماعت کا ذکر یہاں کے باشندوں تک پہنچانے کا سامان اُس نے کر دیا فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

ذیل میں قارئین الفضل کیلئے ان اخبارات میں ایڈیٹران کی طرف سے شائع کئے جانیوالے نوٹوں کا ترجمہ دعائے خیر و برکت و کامیابی کے حصول کی درخواست کے ساتھ پیش خدمت ہے:۔

۱۔ اخبار "الاردن" جو شرق الاُردن کا سب سے قدیمی اخبار ہے اپنی ۲۷ مارچ کی اشاعت میں زعنوان

"جناب مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ہندوستان کے احمدی مبلغ اسلام"

لکھتا ہے:۔ "ہمارے اخبار کے دفتر میں مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی احمدی مبلغ اسلام ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ جس سے ہمیں آپ سے کافی عرصہ گفتگو کا شرف حاصل ہوا۔

ہم نے اُن دینی و تمدنی تعلقات کے پیش نظر جو نئی ڈومنین پاکستان کو عرب حکومتوں سے متحد کرتے ہیں آنجناب سے بہت سے سوالات ہندوستان اور وہاں کے مسلمانوں اور ہندوؤں سے متعلق دریافت کئے جناب مولوی صاحب جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو مذہب اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرتی ہے۔ اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے مولوی صاحب نے اپنی زندگی خدمت دین و اشاعت اسلام کیلئے وقف کر دی ہوئی ہے آپ نوجوان ہیں تیس سال کے قریب آپ کی عمر ہے۔

اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ بہت سے مذہبی لیڈروں اور ارکان حکومت وغیرہ افسروں سے بھی ملاقات کر چکے ہیں اور عنقریب ہی جلالۃ الملک المعظم کی ملاقات کا شرف بھی حاصل کرینگے۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے اس خیال کے مد نظر کہ وہ عربوں کے بیحد قرضدار ہیں کہ جنہوں نے انکے درمیان اسلام کا جھنڈا لہرایا جس کی طفیل ہی وہ ہدایت یافتہ ہوئے سو اگر وہ عربوں کی تائید و نصرت کے سلسلہ میں اپنی عزیز ترین اشیاء بھی خرچ کر دیں تب بھی اُنکی اس مہربانی کا صلہ نہیں دے سکتے۔

ہمارے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمان آل بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ شدید محبت کا تعلق رکھتے ہیں نیز ہندوستانی مسلمانوں کے عربوں سے تعلقِ محبت کی بابت بھی آپ نے ہمیں بتایا۔

مکرم مولوی صاحب نے ہمیں مذہبی کتب و اشتہارات و رسالے وغیرہ لٹریچر بھی دکھایا جو دُنیا کے مختلف ممالک سے مذہب اسلام کی اشاعت کے لئے وہاں کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے دُنیا بھر میں شائع ہوتا ہے۔

پھر آپ نے فلسطین عربیہ اور اسکے مذہبی مقدس مقامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ان کی حفاظت و تائید میں اور صیہونی پروپیگنڈا کے قلع قمع کیلئے پوری طرح کوشاں ہے۔ چنانچہ حال ہی میں خود امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی مسئلہ فلسطین کے بارہ میں بزبان اُردو ایک خاص مضمون لکھا ہے جسے فلسطین عربیہ کی مدافعت کے سلسلہ میں دیگر زبانوں میں بھی ترجمہ کر کے شائع کیا گیا۔"

اخبار "الاُردن" (عمان شرق الاردن)
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء

نوٹ:۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس اخبار کا مالک و ایڈیٹر ایک عیسائی عرب ہے

— ۲ —

ہندوستانی مسلمان مبلغ

ہندوستانی مبلغ اسلام مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ہمارے دفتر میں تشریف لائے جس سے ہمیں آپ کی ملنسار طبیعت اور خوش خلقی کے سبب ملاقات کا موقع ملا۔ اور آپ کے بڑھے ہوئے ادب، شاندار بلند پایہ علمی قابلیت اور عظیم الشان معلومات سے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہماری دُعا ہے کہ آپ کی رہائش و اقامت مفید و نیک نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو۔"

روزنامہ "الجزیرہ" (عمان شرق الاردن)
مورخہ ۲ اپریل ۱۹۴۸ء

— ۳ —

اخبار "النسر" اپنی ۶ اپریل ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں اپنے

اجتماعیات

کے کالم میں رقمطراز ہے:۔

"ان دنوں شرق الاردن میں ہندوستانی مبلغِ اسلام مرزا رشید احمد صاحب چغتائی احمدی تشریف لائے ہیں۔

ہمیں آپ سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی اور کافی وقت دلچسپی کے ساتھ ہم نے آپ کی دلکش باتوں سے حظ اُٹھایا۔ جماعت احمدیہ اور اس کی خدمتِ اسلام کے لئے شاندار کوششوں کا ہم آیندہ ذکر کرینگے"

(اخبار النسر عمان۔ شرق الاردن) ۶ اپریل ۱۹۴۸ء

— ۴ —

اخبار النسر جو شرق الاردن کا بلند پایہ ہر دلعزیز اور کثیر الاشاعت جریدہ ہے نے مذکورہ بالا وعدہ کے مطابق اپنی ۱۳ اپریل کی اشاعت میں اپنے قارئین کرام کیلئے بالتفصیل جماعت احمدیہ کے متعلق ذیل کا نوٹ سپرد قلم کیا۔

"ہندوستان میں جماعت احمدیہ"

"آجکل مملکت شرق الاُردن کے دورہ کے سلسلہ میں اس کے دار السلطنت عمان میں ہندوستان سے میرزا رشید احمد صاحب چغتائی احمدی مبلغ اسلام تشریف لائے ہوئے ہیں۔

آپ جماعت احمدیہ کی طرف سے مبلغ ہیں جو کہ فرقہ ہائے اسلامیہ میں سے ایک فرقہ ہے جس کا مرکز ہندوستان ہے اسکے موجودہ امام حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں

یہ جماعت دعوت و تبلیغِ اسلام کے کام میں مشغول ہے۔ احمدی مبلغین اور جماعتہائے احمدیہ تمام اطراف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس جماعت کی شاندار کوششوں کے نتیجہ میں جہاں ہزاروں ہزار لوگ دین اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں ایک بڑی تعداد میں دنیا کے اکثر حصوں میں اس نے مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور تبلیغی مراکز (مشن) قائم کئے ہیں۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:۔ انگلستان۔ امریکہ۔ افریقہ جاوا۔ سماٹرا (جزائر الہند)۔ چین۔ جاپان۔ سپین فرانس۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ وغیرہ۔ نیز اس جماعت نے دس دیگر اجنبی زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

دنیا میں احمدی جماعت کے افراد کی تعداد چند ملین (ایک ملین = ۱۰ لاکھ) تک پہنچی ہے

اور جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت میرزا احمد علیہ السلام جنکی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔

اور ۱۹۰۸ء میں آپ فوت ہوئے) آپ ہی وہ امام مہدی ہیں جنکی انتظار کی جا رہی تھی اور مسیح موعود اور چودھویں صدی ہجری کے مجدد ہیں اور آپ کی بعثت شریعت محمدیہ کے قیام اور احیاءِ دین اور خدمت اسلام کے واسطے ہوئی تاکہ اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔

آپ نے ۸۰ (اَسّی) کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں۔ جو تمام کی تمام اسلام کی تائید اور مخالفین اسلام کے جواب میں اور اُن کے اعتراضات و حملوں کی مدافعت میں لکھی گئیں۔ ان کتب میں سے بعض فصیح و بلیغ عربی زبان میں بھی آپ نے تحریر فرمائیں

ہمیں محترم مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہندوستان اور بیرون ہند میں شائع ہونے والا لٹریچر بھی دکھایا۔

نیز مسئلہ فلسطین میں جماعت کی کوششوں سے بھی ہمیں مطلع کیا۔ جو فلسطینِ عربیہ کے حق میں آواز بلند کرنے کے ذریعہ اسکے مختلف مراکز کی طرف سے کی گئیں۔ بالخصوص چند ہی ماہ گذرے جبکہ خود حضرت میرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ) نے بھی ہندوستان میں بزبان اُردو مسئلہ فلسطین کے حقائق پر روشنی ڈالتے ہوئے خاص مضمون شائع کیا۔"

(اخبار "النسر" (عمان شرق الاردن)
مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء

بالآخر پھر احباب کرام سے یہاں ایک مضبوط تبلیغی مشن کے قیام کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ آئندہ فرصت میں میرے پاس ملاقات کے لئے تشریف لانے والے زائرینِ کرام کی آرا بھی ناظرینِ الفضل کے لئے رجسٹر سے نقل کر کے بھجونگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

"میری آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں اسلئے خلیفہ نہیں ہوں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کے لوگوں نے جمع ہو کر میری خلافت پر اتفاق کیا بلکہ اسلئے بھی خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ میں خلیفہ ہونگا۔ پس میں خلیفہ ہوں بلکہ موعود خلیفہ ہوں میں مامور نہیں مگر میری آواز خدا تعالےٰ کی آواز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اسکی خبر دی تھی۔ گویا اس خلافت کا مقام ماموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے اور یہ موقع ایسا نہیں کہ جماعت احمدیہ اسے رائیگاں جانے دے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائے جسطرح یہ بات درست ہے کہ نبی روز روز نہیں آتے اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ موعود خلیفے بھی روز روز نہیں آتے۔ (نظارت بیت المال)

روزنامہ الفضل

۱۹ جون ۱۹۴۸ء

متضاد اصول

ریاست حیدر آباد اور انڈین یونین میں بات چیت ختم ہوگئی ہے۔ ریاست نے اپنے وفد کو واپس بلا لیا ہے۔ اور انڈین یونین کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بھی کہہ دیا ہے کہ آئندہ سلسلہ جنبانی نہیں کی جائیگی جہاں ریاست والوں کی طرف سے بھی اس بات کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ اچھا ہوا معاہدہ تکمیل کو نہیں پہونچا۔ وہاں پنڈت جی نے بھی فرمایا ہے کہ انڈین یونین میں اس معاہدہ کو بعض حلقوں میں تسلی بخش نہیں سمجھا گیا تھا۔ بہتر ہے بات یہیں ختم ہوگئی۔ ہم ان لوگوں کی باز پرس سے بچ گئے ہیں۔

الغرض دونوں فریق یہی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ معاہدہ ملک کے حسب مرضی نہ تھا۔ اب اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہ وقت بتائے گا۔ انڈین یونین تلی ہوئی ہے۔ کہ جائز و ناجائز طریق سے جس طرح بھی ہو۔ ریاست کو منقاد و محکوم بنالیا جائے۔ پنڈت جی نے بار بار اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ انڈین یونین کی بغل میں ایک آزاد ریاست کو رہنے نہیں دیا جاسکتا۔ یہ انڈین یونین کی ہستی کے لئے سخت خطرناک ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکے کہ ایک ریاست جو چاروں طرف سے انڈین یونین کے علاقہ سے گھری ہوئی ہے۔ جس کے ذرائع نہایت وسیع ہیں اور جو دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں میں شمار ہونے کے قابل ہے۔ انڈین یونین کو کیا خطرہ ہوسکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ خواہ ریاست انڈین یونین سے الحاق کرے یا نہ کرے۔ آزاد رہے یا اس کے ماتحت ہو جائے۔ بہرحال دونوں کے درمیان ایسے تعلقات قائم ہونے لابدی ہیں کہ اگر وہ قائم نہ ہوں تو زیادہ نقصان ریاست کو ہی پہنچ سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی شخص یہ ماننے کو تیار نہیں ہوسکتا۔ کہ ریاست کی آزادی کی صورت میں انڈین یونین کو کوئی نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ اس لئے پنڈت جی کا یہ عذر اس بھیڑیے کے عذر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جس نے بھیڑ کے بچہ کو ہڑپ کرنے کے لئے طرح طرح کی بہانہ سازیوں سے کام لیا تھا۔

پنڈت جی کو ایسا کمزور عذر پیش کرنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ آج کل کی سیاست ہے ہی یہی کہ مطلب تو نفی لطفن شعر ہوتا ہے۔ اور اوپر اوپر سے ایسی وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ جن سے انصاف پسند دنیا کو دھوکہ میں رکھا جاسکے۔ یہ موجودہ سیاست کا ایٹیکیٹ ہے کہ سیدھی طرح کسی معاملہ کو حل نہ کیا جائے۔ انڈین یونین کا ادعا یہ ہے۔ کہ وہ ایک غیر مذہبی حکومت ہے۔ اس کے دستور میں فرقہ وارانہ تعصب کی کوئی گنجائش نہیں۔ اب ایک طرف تو یہ اصول دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے دوسری طرف حیدر آباد میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ پنڈت جی چاہتے ہیں۔ کہ بغیر فرقہ دار کہلانے کے ریاست کے ہندوؤں کی مدد کی جائے۔ صاف صاف تو اس لئے نہیں کہہ سکتے۔ کہ دنیا فرقہ وارانہ تعصب کا اعتراض رکھے گی۔ اس لئے ایچ پیچ ڈالے جارہے ہیں۔ لیکن حقیقت مخفی نہیں رہ سکی۔ اس بات چیت کے دوران میں وہ بھی بے نقاب ہوگئی ہے۔ اگر انڈین یونین فرقہ وارانہ تعصب سے بالا ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس نے ریاست میں ہندوؤں کے لئے ساٹھ فیصدی کا مطالبہ کیا ہے سوال یہ نہیں ہے۔ کہ یہ مطالبہ کم سے کم ہے۔ سوال یہ بھی نہیں ہے۔ کہ ہندو رعایا سے عدل و انصاف ہونا چاہیئے۔ ہم مانتے ہیں کہ اس لحاظ سے یہ مطالبہ درست ہوگا مگر یہاں تو سوال اصول کا ہے۔ جب انڈین یونین کا اصول یہ ہے کہ حکومت میں فرقہ دارانہ بنیاد پر کچھ بھی نہیں ہونا چاہیئے تو ریاست سے یہ مطالبہ کرنے میں اس اصول کو کیوں نظر نہیں رکھا گیا۔ جو اصول انڈین یونین میں درست ہے۔ وہ حیدر آباد میں کیوں غلط ہے۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ دو متضاد اصولوں سے وہ انڈین یونین اور حیدر آباد میں صرف ہندوؤں کی پوزیشن مستحکم کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ انڈین یونین ہے تو پرلے درجہ کی فرقہ وار یہاں تک کہ اپنے اس رجحان کو چھپا بھی نہیں سکی۔ لیکن دنیا کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک غیر مذہبی ریاست ہے۔

اسلامی شریعت

ہم نے ان کالموں میں کئی بار لکھا ہے کہ پاکستان ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں اسلامی شریعت کا نفاذ ہونا چاہیئے۔ ہمارے اعتقاد کے مطابق کوئی قانون خواہ آسمانی کہلاتا ہو۔ یا انسانوں نے بنایا ہو۔ اسلامی قانون کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور دنیا کی نجات ہی اس میں ہے۔ کہ اسلامی شریعت قائم ہو۔ جب تک اسلامی شریعت قائم نہ ہوگی۔ نہ تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ اور نہ عدل و انصاف۔

ایک معاصر نے لکھا ہے کہ ہم پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ سے ڈرتے ہیں۔ ہم معاصر کو یقین دلاتے ہیں کہ اسلامی شریعت ہمارے لئے ہرگز خوف کا باعث نہیں۔ ہم نے تو اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ سمجھا ہوا ہے۔ کہ دنیا میں اسلامی قانون کو رائج کریں گے۔ ہمیں اس سے کیوں خطرہ ہونے لگا۔ اور اگر معاصر کے نزدیک اسلامی شریعت کوئی ایسی ہی خطرناک چیز ہے۔ کہ اس کے نفاذ کے بعد کوئی امن پسند انسان اس کے احاطۂ اقتدار میں اپنی اعتقادات کے مطابق زندگی چین سے بسر نہیں کرسکتا۔ تو ہمارے نزدیک وہ اسلامی شریعت ہی نہیں۔ بلکہ کوئی اور چیز ہے۔ ایسی خطرناک چیز نہ تو خدائے رحیم و کریم کی طرف سے ہوسکتی ہے۔ اور نہ اسلامی شریعت اس کا نام رکھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اسلام کے معنے ہی سلامتی کے ہیں۔ اور دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے لا اکراہ فی الدین کا اصول پیش کیا ہے۔

ہم ملک لوگوں کو بھی جانتے ہیں جن کو واقعی اسلامی شریعت سے حقیقی خطرہ ہے۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی شریعت کا نیک نیتی سے مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ ایسے لوگ بھی شامل ہوگئے ہیں۔ تو ہم پاکستان کے لئے ضرور خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ جب ان لوگوں کی زندگی اور ان کے مطالبہ کا موازانہ کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ ان کی نیت اسلامی شریعت کا نفاذ نہیں۔ بلکہ وہ گڑبڑ ڈالنے کے لئے اسکو ایک سٹنٹ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ ان لوگوں میں سے بعض تو محض حکمران فریق سے دشمنی کی بناء پر ایسا کرتے ہیں۔ لیکن ایک اور ایسا گروہ ہے۔ جس کا مقصد پاکستان ہی کو تباہ کرنا ہے۔ وہ تقسیم سے پہلے بھی پاکستان کے دشمنوں کا آلہ کار رہا۔ اور اب بھی ہے۔

باقی رہا پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ کا مطالبہ تو اس کے متعلق مودودی صاحب اپنے ایک رسالہ میں جسکا نام تجدید احیاء دین ہے۔ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمت کی ناکامی کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں۔ کہ سرحد میں انہوں نے بغیر اس کے کہ اسلامی شریعت کو قبول کرنے والی زمین پہلے تیار کی جاتی اسلامی شریعت کا نفاذ کر دیا۔ جن لوگوں میں اسلامی شریعت کا نفاذ کیا گیا۔ ان میں حقیقی انقلاب پیدا نہیں ہوا تھا جو اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے پہلے پیدا ہونا ضروری ہے۔ سید احمد علیہ الرحمۃ نے جب سرحدی علاقہ میں اسلامی شریعت کے

جگر پارے

از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

پھول مرجھایا کئے دورِ خزاں دیکھا کئے
ہم زمیں والے یہ رنگ آسماں دیکھا کئے

کیا ہی دہشتناک تھی بجلی کی کوندوں کی لپک
دور بیٹھے بیٹھے اپنا آشیاں دیکھا کئے

حضرت مہدی امامِ عصرِ حاضر کی طفیل
نت نیا قادر کی قدرت کا نشاں دیکھا کئے

بارہا ایسا ہوا ہے ماہ کامل چھوڑ کر
ہم ترا روئے منور مہرباں دیکھا کئے

جز وصالِ یار یہ دل کی لگی بجھتی نہیں
تم تو یونہی دوستو سیرِ مکاں دیکھا کئے

فکرِ کشمیر و فلسطیں بھی ہے مومن کو مگر
شوق کی نظر دل سے ہم دار الاماں دیکھا کئے

اور ہوگا کوئی اکمل محوِ گلگشتِ چمن
ہم تو آنکھیں بند کرکے قادیاں دیکھا کئے

خدا تعالیٰ کی بندہ نوازی کا ایک خاص منظر

قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتی یادگاریں سب محفوظ ہیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور)

آج جب میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کو ایک خط لکھ رہا تھا۔ تو اس ضمن میں میری توجہ ایک ایسے روحانی نکتہ کی طرف منتقل ہوئی۔ جس کی طرف اس سے پہلے اس رنگ میں اور اس شدت کے ساتھ خیال نہیں گیا تھا۔ سو میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے اس خط کی نقل دوستوں کے فائدہ کے لئے الفضل میں بھی شائع کرا دوں لہٰذا یہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۷/۶/۴۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی محترمی مولوی عبد الرحمٰن صاحب

امیر مقامی قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آج منشی محمد صادق صاحب کے بھجوائے ہوئے چار سو ستر روپے (۴۷۰) وصول ہوئے جن میں سے ۲۱۰ روپے حضرت اماں جان (ام المومنین) کے باغ کے حساب میں ہیں اور ۲۶۰ روپے میاں عزیز احمد صاحب اور میاں رشید احمد صاحب کے باغ کے حساب میں اور منشی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ نصف رقم ہے۔ اور بقیہ نصف جولائی میں وصول ہوگی۔ جزاکم اللہ خیراً۔ مگر منشی صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ میری تاکید کے باوجود آپ نے قادیان کے درویشوں کے لئے پھل کی جنس بہت تھوڑی رکھی ہے۔ اول تو میری خواہش تھی۔ کہ سارا پھل ہی دوستوں کے استعمال میں آتا۔ لیکن ایک روحانی نکتہ کی وجہ سے جس کا میں آگے چل کر ذکر کرتا ہوں۔ میں اس خیال سے رک گیا مگر بہر حال میری یہ تاکید تھی۔ کہ جنس کافی وشافی رکھی جائے۔ مگر آپ نے آموں کی جنس فی باغ ایک ایک من رکھی ہے۔ تین سو کی آبادی میں دو من کی جنس کیا حقیقت رکھتی ہے۔ بکرم مولوی صاحب آپ نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ کہ دوستوں کی خدمت اور مہمانی کے موقعہ سے مجھے محروم کر دیا ہے۔ یہ درست ہے کہ مقبرہ بہشتی کا باغ اور ہر دو باغیچوں کا پھل جو فروخت نہیں کیا گیا۔ جنس کے علاوہ ہوگا۔ مگر پھر بھی دو من کی جنس بہت تھوڑی ہے۔ آپ بلا توقف ایک ایک من کی جنس کو بڑھا کر تین تین من کی جنس کر دیں۔ یعنی ہر دو باغوں پر چھ من کی جنس ہو جائے۔ اور اس کے مقابل پر بقیہ رقم میں سے اس زائد جنس کی قیمت کے مطابق منہا کر دی جائے۔

(۲) روحانی نکتہ جو میرے مدنظر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے جو جائداد حضرت اماں جان نے براہ راست پائی تھی۔ وہ یہی ثمردار باغ تھا۔ جو حضور نے ایک دینی غرض کے ماتحت حضرت اماں جان کے پاس رہن رکھا تھا۔ اور یہ خدا کا کتنا فضل ہے۔ کہ آج بھی جبکہ سارا مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہو چکا ہے اور ان کی سب جائدادیں غیر مسلموں کے ہاتھ میں جا چکی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ جائداد جو حضور کے ہاتھوں سے براہ راست حضرت ام المومنین کو پہنچی تھی۔ وہ اب بھی صحیح سلامت موجود ہے۔ اور حضرت اماں جان کو اس کی آمد وصول ہو رہی ہے۔ غالباً بلکہ یقیناً اس وقت سارے مشرقی پنجاب میں کوئی ایسی مثال موجود نہیں۔ کہ ایک شخص فسادات کے نتیجہ میں مجبور ہو کر مغربی پنجاب آگیا ہو۔ اور پھر بھی اسکی مشرقی پنجاب والی جائداد اسے آمد دے رہی ہو۔ روپے کا تو کوئی سوال نہیں۔ مگر ہمارے رحیم وکریم خدا کی یہ کتنی نکتہ نوازی اور ذرہ نوازی ہے۔ کہ اس نے گزشتہ قیامت خیز طوفان میں بھی حضرت اماں جان کی اس جائداد کو محفوظ رکھا ہے۔ جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے براہ راست پہنچی تھی۔ اور اس جائداد کی آمد اب بھی حضرت اماں جان کو مغربی پنجاب میں پہنچ رہی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو فضل عظیم۔ دوستوں کو یہ نکتہ بتا دیں۔ اور سمجھا دیں ولئن شکرتم لازیدنکم

(۳) اس تعلق میں میرا خیال اس روحانی نکتہ کی طرف بھی منتقل ہوا کہ باوجود اس کے کہ گزشتہ فسادات میں ہمارے پیارے مرکز پر بھی بھاری امتحان کا وقت آیا۔ یعنی قتل وغارت ہوئی جائدادیں لوٹی گئیں بعض جانیں بھی ضائع ہوئیں اور جماعت کے بیشتر حصہ کو مجبور ہو کر قادیان سے نکلنا پڑا۔ مگر باوجود اس بھاری امتحان کے اللہ تعالیٰ نے قادیان میں ان جگہوں کو اپنے خاص فضل سے محفوظ رکھا۔ جن کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی زندگی اور وفات میں ذاتی تعلق قائم رہا ہے اور وہ ہمارے لئے خاص مقدس یادگاروں کا رنگ رکھتی ہیں۔ مثلاً وہ مکان جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ وہ مکان جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی گزاری وہ مسجد جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود خدائی بشارت کے ساتھ اپنے مکان کے متصل تعمیر کیا۔ اور اس میں اپنی بے شمار نمازیں ادا کیں۔ وہ مسجد جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جمعہ کی نمازیں پڑھیں۔ اور اسی میں ایک عید الاضحیٰ کے موقعہ پر الہامی خطبہ دیا۔ وہ مینارہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی منشاء کے ماتحت ایک خاص علامت کو پورا کرنے کے لئے تعمیر کیا۔ وہ بیت الدعا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں خدا کے حضور اپنی خاص دعائیں پیش کرنے کے لئے اپنے مکان کے ایک حصہ میں بنائی۔ وہ باغ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زلزلہ کے ایام میں تین مہینے جا کر ٹھہرے۔ اور اس میں کئی دفعہ اپنے دوستوں کو اپنے ساتھ لے جا کر پھل کی دعوت دی۔ اور اس میں ہماری بہت سی عیدیں اور جنازے ہوئے اور اسی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا جنازہ بھی پڑھا گیا۔ اور اسی میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کی پہلی بیعت ہوئی۔ اور بالآخر وہ مقدس مقبرہ جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی بشارتوں کے ماتحت بنیاد رکھی۔ اور اسی میں حضور کا جسد خاکی دفن ہے۔ یہ سب جگہیں وہ ہیں جن کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا براہ راست ذاتی واسطہ رہا ہے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے۔ اور اس کی بندہ نوازی کہ اس نے اتنی بھاری تباہی کے باوجود ان ساری جگہوں کو اپنے خاص فضل سے محفوظ رکھا ہے۔ اور اب بھی جبکہ سارا مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہو چکا ہے۔ ہمارے یہ مقدس مقامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام اور درویشوں سے آباد ہیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو فضل عظیم مجھے تو یوں نظر آتا ہے۔ کہ کسی خدائی تقدیر کے ماتحت ایک عمارت کو آگ لگی۔ اور بظاہر سب کچھ جل کر خاک ہو گیا۔ مگر اس گھر کے اندر پڑی ہوئی بعض مقدس چیزوں کو خدا کے فرشتوں نے اپنے ہاتھوں میں لے کر محفوظ کر لیا۔ کل کو کیا ہوگا۔ یہ خدا جانتا ہے ہمیں اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے خدا نے اتنی میٹھی قاشیں مہیا کر رکھی ہیں۔ کہ اگر ایک آدھ تلخ قاش بھی کھانی پڑے۔ تو ہمارے دل یقیناً پھر بھی اس کے شکر گزار رہیں گے اور ہم یہ بھی جانتے اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ اگر کسی دشمن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس **وسط باغ** پر ہاتھ ڈالا۔ تو خدا کے اس وعدہ کا وقت بھی جلد تر آجائے گا۔ جس کی آئینہ کمالات اسلام والے رویا میں خبر دی گئی ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(۴) میری طرف سے سب دوستوں کو سلام پہونچا دیں اور دعا کے لئے تحریک کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور حافظ وناصر رہے۔ اور اس روحانی مقصد کو پورا فرمائے۔ جس کے لئے آپ لوگ گویا دنیا سے کٹ کر قادیان میں درویشانہ زندگی گزار رہے ہیں۔ آمین فقط ۔خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۷/۶/۴۸ء

بقیہ صفحہ ۳

مطابق حکومت بنائی۔ اسکو آج ایک صدی سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ اس وقت تمام مسلمانوں پر انگریزی تہذیب کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ لوگ اب سے بہت زیادہ شریعت کے پابند تھے۔ اس کے باوجود یہ تجربہ ناکام ثابت ہوا۔ آج تو پاکستان کے لوگوں میں ہم اسلامی شعار کی اس سے پانگ بھی پابندی نہیں پاتے۔ پھر ایسے حالات میں کیا یہ تعجب خیز نہیں۔ کہ جس کمی کو آج سے ایک سو سال سے بھی زیادہ پہلے مودودی صاحب شریعت کے نفاذ کی ناکامی کی وجہ سمجھتے ہیں اب جبکہ اس سے دس گنا نہیں بلکہ سو گنا وہی کمی موجود ہے۔ تو یکدم اسلامی شریعت آج کسطرح نفاذ پذیر ہو سکتی ہے۔ آخر وہ وجہ جو سید احمد بریلوی کے وقت ناکامی کی وجہ ہو سکتی تھی۔ اب مودودی صاحب کے مطالبہ کے وقت کیوں غیر مؤثر ہو گئی ہے۔ جب مودودی صاحب جانتے ہیں کہ اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے ایک خاص ماحول کی ضرورت ہے۔ اور اس ماحول کے موجود نہ ہونے سے ناکامی مقدر ہے۔ تو ان کا اب اس بات پر زور دینا کیا اس بات کی چغلی نہیں کھاتا کہ مطلب سعدی دیگر است باقی ہم معاصر سے عرض کرتے ہیں کہ آپ بڑی خوشی سے اسلامی شریعت کا نفاذ کرائیں چشم ما روشن دل ما شاد ۔ ۔ ۔ ۔

محترم حافظ نور الٰہی صاحب کی شہادت

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے دار المسیح قادیان

افسوس کہ محترم حافظ نور الٰہی صاحب سکنہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا حال ہیڈ کلرک محکمہ نہر بہاولنگر (ریاست بہاولپور) وامیر جماعت بہاولنگر ۲۶ اور ۲۷ مئی کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کا نام رہتی دنیا تک تاریخ احمدیت میں درخشاں رہے گا۔ آپ نے جس قسم کی قربانی کی روح کا مظاہرہ کیا۔ محبت مرکز کے دعویداروں نیز خود مرکز میں رہنے والوں کے لئے بھی قابل تقلید مثال ہے۔ آپ نے قادیان حفاظت مرکز کے سلسلہ میں آنے کی وجہ خاکسار کو ان الفاظ میں لکھکر دی تھی کہ جناب ناظر صاحب آبادی لاہور کی طرف سے حفاظت مرکز کے لئے ۲۰ مئی تک کوئی خادم لاہور بھیجنے کی تحریک تھی یہ تحریک بوجہ بعض ضروری حالات کے ۱۶ مئی سے پہلے میں جماعت کے سامنے بحیثیت وہاں کے امیر ہونے کے نہ پیش کرسکا۔ جب یہ تحریک پیش کی تو بعض دوستوں نے وقت کی تنگی کی وجہ سے مجھے مشورہ دیا کہ سلسلہ کو لکھ دینا چاہیئے کہ ہم اس دفعہ کوئی آدمی نہیں بھیج سکتے۔ اگلے بیج میں بھیجینگے۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ میں حضور کو اطلاع دیدونگا کہ ہماری جماعت بہاولنگر مرگئی ہے سو میں تمام قیود کو توڑ کر خود خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضر ہوگیا تاکہ میری جماعت بہاولنگر کسی الزام کے نیچے نہ آئے۔ خدا تعالےٰ ہی لایا ہے۔ وہی جب چاہے گا واپس لے جائے گا"

مرحوم سناتے تھے کہ میرے افسر نے تار کے ذریعہ افسرانِ بالا سے میری رخصت منظور کرائی اور مجھے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ اس غرض کے لئے اگر آپ کو رخصت نہ ملے۔ تو استعفےٰ دے کر جانے کو بھی تیار ہوں گے۔ مرحوم کا کہنا تھا کہ گو میری بیس سالہ ملازمت ہے (جس کا مشاہرہ ۱۶۵/- روپے تھا) اور کسی قسم کا خوف اس عرصہ میں مجھ پر نہیں آیا۔ لیکن اب میرا ارادہ ہمیشہ کے لئے قادیان رہنے کا ہے۔ آخری بیماری کا خفیف آغاز ہوچکا تھا کہ آپ کو معلوم ہوا کہ آج ۵ مارچ کو لاہور سے ٹرک آنے والے ہیں اور تجویز ہے کہ آپ کو واپس بھیجدیا جائے تو اپنے تیمار دار کو مکرم امیر صاحب کے پاس جانے کو کہا کہ آپ کو ہرگز نہ بھیجیں۔ ٹرک تو خیر اس روز واپس ہوگئے۔ اگلے روز خود مکرم امیر صاحب سے آکر ملے اور تاکیداً کہا کہ آئندہ بھی جب ٹرک آئیں تو مجھے واپس نہ بھیجا جائے تیمار دار جب بھی آپ سے ذکر کرتے کہ اب آپ کا واپس جانا ہی مناسب ہے۔ تو خفا ہو جاتے کہ مجھے واپس جانے کا مشورہ کیوں دیتے ہو۔

مرحوم کے دل میں نیکی اور تقویٰ ذکر الٰہی کی عادت، خلاف شریعت افعال سے نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ذکر الٰہی۔ نوافل اور تلاوت قرآن مجید ان تینوں میں آپ نے کثرت اختیار کی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اپنی عمر کا ایک لمحہ بھر بھی ضائع نہیں کرنا چاہتے اور ہر لمحہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ علاوہ پنجگانہ باجماعت نماز کے آپ کا روزانہ کا لائحہ عمل یوں تھا۔ صبح سے بارہ بجے تک آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے طور پر کام کرتے تھے۔ ظہر سے عصر تک بیت الدعا میں اسی طرح عشاء کے بعد گیارہ بجے تک۔ وہاں یا مسجد مبارک میں تسبیح و تحمید، درود شریف۔ نماز تسبیح وغیرہ پڑھتے تھے روزانہ مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دعا کے لئے جاتے۔ بلکہ دیگر قطعات مدفونین میں سے باری باری روزانہ ایک قطعہ پر دعا کرتے اور عصر سے مغرب تک کھیتوں میں بیٹھ کر زبانی ایک پارہ چھ سات دفعہ دہراتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ راقم بیت الدعاء کے ملحق حضرت اماں جان کے کمرہ میں موسم سرما میں سویا ہوا تھا۔ کہ حافظ صاحب کی آہٹ سے بیدا ہوتا۔ اور آپ سے دریافت کرتا تو آپ بتاتے کہ ۲½ یا ۲¼ بجے ہیں اس وقت سے اندازاً ۵ یا ۵½ بجے تک نوافل ادا کرکے پھر مسجد مبارک میں باجماعت تہجد بھی ادا کرتے۔ بہشتی مقبرہ کی دیوار بنائی جا رہی تھی۔ کبھی کبھی اس میں بھی شامل ہوتے پھر سو کے قریب ٹوکری مٹی آپ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکانوں کی چھت پر ڈالی۔ مولوی محمد حفیظ بقاپوری سناتے ہیں کہ جنوری میں قادیان آنے والوں کی پہلی فہرست چالیس احباب کی تھی۔ لیکن انتظام نہ ہونے کی وجہ سے پہلے دس آدمی ۵ جنوری کو روانہ ہوئے اس فہرست میں آپ کا تیسرا نمبر تھا۔ میں نے دیکھا کہ لاہور سے لے کر قادیان تک آپ تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی میں مستغرق رہے بلکہ ہمیں بھی متعدد بار توجہ دلائی۔ رات گورداسپور ہمیں ٹھہرنا پڑا۔ رات سردی کی وجہ سے کوئی بھی سو نہ سکا۔ حافظ صاحب کو دیکھا کہ ساری رات نوافل پڑھنے میں گزاری

اور ۶ جنوری کو قادیان پہنچے۔ آپ کو قرآن مجید سے عشق تھا۔ ابتداءِ مرض میں اپنے تیمارداروں سے روزانہ قرآن مجید سنتے اور ان کی تلاوت کی اصلاح کرتے۔ فرماتے تھے کہ مجھے قرآن مجید سے اس قدر محبت ہے کہ بعض دفعہ مجھے بخار ہوا اور میں نے اپنی بیٹی سے قرآن مجید سنا اور بخار جاتا رہا۔ گو ان کی صحت بظاہر اتنی اچھی نظر آتی تھی کہ ہم رشک کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کہ اس قدر ریاضت کی طاقت رکھتے ہیں۔ لیکن ریاضت ان کی طاقت سے بڑھ کر ثابت ہوئی۔ اور قلت غذا بھی اس امر میں ممد ثابت ہوا اور دماغی توازن قائم نہ رہا۔ جو بڑھتے بڑھتے وفات کا موجب بن گیا۔ . . . . آپ کی سعادت کی ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مکرم امیر صاحب کی حکم عدولی میرے لئے موت ہے۔ چنانچہ شدید بیماری میں جب کہ انہیں اپنا ہوش بھی نہیں تھا۔ مکرم امیر صاحب کا نام سنکر چونک پڑتے تھے اور آپ کے نام پر جو بات بھی کہی جاتی مان لیتے تھے۔ امیر صاحب محترم نے تو بالکل ابتداءِ مرض میں مرحوم کو حکماً تہجد پڑھنے، باجماعت نماز ادا کرنے اور روزے رکھنے منع کردئے تھے۔ مرحوم کہتے تھے کہ گو میں تندرست ہوں اور ان سب باتوں کی طاقت ہے۔ لیکن امیر صاحب کے تعمیل حکم میں سب کچھ ترک کرتا ہوں ایک روز جب کہ ہوش حواس قریباً مفقود تھے اور آپ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ مکرم امیر صاحب نے کہا کہ پوچھ آؤ۔ کہ میں کھانا بھیجتا ہوں کھالیں گے۔ پہلے تو ہوش ہی نہ تھی امیر صاحب کے نام پر چونک پڑے اور کہا کہ اچھا دوڑ کر امیر صاحب سے کھانا لے آؤ۔ لیکن کھانا کھاتے کھاتے توجہ پھر دوسری طرف چلی گئی ایک روٹی زمین پر پھینکدی۔ جب پھر توجہ دلائی کہ امیر صاحب کی بھیجی ہوئی روٹی آپ نے پھینکدی ہے تو بہت متاسف ہوئے اور اس گردآلود روٹی کو کھاگئے

آپ کے مختصر حالات زندگی قبول احمدیت یہ ہیں کہ آپ ایک علمی خاندان سے جو گندل جٹ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام حافظ محمد عارف تھا۔ تاریخ پیدائش ۵-۱۹۰۴ء تھی۔ خود حافظ قرآن تھے۔ اور ایف۔ اے پاس تھے۔ ایک بزرگ چوہدری اللہ دتا صاحب سکنہ حمزہ غوث (سیالکوٹ) محکمہ نہر میں بہاولنگر میں ملازم تھے۔ اختلافی مسائل پر ان سے گفتگو کرنے کے لئے مرحوم کو بعض غیر احمدی لے گئے۔ اس کے بعد چوہدری صاحب مرحوم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے پڑھنے کے لئے دی۔ بعد میں مرحوم کے کہنے پر براہین احمدیہ رات کے بارہ بارہ بجے تک سناتے رہتے گو دلائل سے آپ کی تسلی ہوگئی۔ لیکن انشراح صدر نہ ہوا۔ اس وقت بھی آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ یہ لوگ جو پہلے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ اس سے احتراز کرنے لگے۔ بلکہ برے الفاظ سے یاد کرنے لگے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے صبر کی تلقین ہوئی انشراح صدر کے لئے آپ چھ ماہ تک دعا کرتے رہے۔ چنانچہ ۱۹ ذیقعد ۱۳۵۱ھ شب جمعہ کو رویا میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ کے سر سے لے کر اردگرد خطۂ زمین پر اور فضائے آسمان میں ایک نہایت ہی لطیف چیز کی سی شعاعیں تاحد نگاہ وخیال چلی جاتی ہیں اور زمین اور فضاءِ آسمان آپ کے ذکر سے گونج رہے ہیں۔ سوالات پر بزبانِ قال حضور ؑ نے فرمایا۔ کہ آپ کو الہامات ہوتے ہیں اور آپ مسیح موعود ہیں جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارات دی ہیں۔ اس رؤیا کے بعد آپ نے مئی ۱۹۳۳ء میں بیعت کرلی۔

کچھ حالات بشارات رحمانیہ مرتبہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر میں درج ہیں۔

آپ کی پہلی شادی حسین بی بی مرحومہ سکنہ کوٹ مومن سے ہوئی۔ انہیں سل کی مرض ہو گئی۔ اور مرحومہ نے ۱۹۳۵ء میں خود اصرار کرکے مرحوم کے پیروں کے خاندان میں اپنی زندگی میں حاکم بی بی سکنہ گڑھی میانہ (سرگودھا) سے شادی کرادی۔ دوسری اہلیہ سے مرحوم کی کوئی اولاد نہیں۔ پہلی اہلیہ سے ایک ہی بیٹا خالد بعمر ۱۵ سال ہے جو وقف ہے اور اسوقت مدرسہ احمدیہ احمد نگر میں زیر تعلیم ہے اور دو بیٹیاں بعمر انیس و ستر۵ سال ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو اور خدمت سلسلہ کی توفیق عطا کرے آمین۔ مرحوم پہلے مکرم مرزا رشید احمد صاحب کے مکان میں رہتے تھے۔ پھر شدت مرض کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مکان میں تبدیل کردیا گیا تھا۔ جہاں آخر تک آپ رہے اس عرصہ میں مکرم امیر صاحب بار بار مرحوم کی عیادت کے لئے جاتے تھے اور ہر طرح خیال رکھتے تھے۔ شیخ سراج الدین صاحب شیخوپوری۔ شیخ عبدالحق صاحب سکنہ لائلپور علاؤالدین صاحب ہوشیارپوری۔ نبی احمد صاحب سیالکوٹی اور محمد اسلم صاحب بہاولپوری نے مرحوم کی تیمارداری میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مرحوم کی قبر کھودنے والے عبدالحمید صاحب شیخوپوری

غلام محمد صاحب عالم گڑھی - عطاء اللہ صاحب سیالکوٹی اور عبدالرحمٰن صاحب درویش پسر فتح صاحب تھے - ۹½ بجے صبح مکرم امیر صاحب نے بڑے باغ میں اس جگہ نماز جنازہ پڑھائی - جہاں سیدہ ام طاہر و حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے جنازے پڑھائے گئے تھے - اور پونے بارہ بجے مرحوم کو لحد میں اتارا گیا اور تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے درویشوں سمیت دعا فرمائی - ہمارے دل مرحوم کے لئے روتے تھے - مرحوم یقیناً منھم من قضی نحبہ کے زمرہ میں داخل ہو گئے۔ ع

یاران تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

چونکہ مرحوم ایسی مرض میں مبتلا تھے - کہ جس کا یہاں علاج ہونا ناممکن تھا - اس لئے آپ کے واپس وطن بھجوانے کے لئے جو یہاں تک دوڑ کی گئی اس کا ذکر کر دینا ضروری ہے - تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم نے مرحوم کے بھجوانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی (۱) ۲۲/۳/۴۸ کو ڈاکٹر ستیہ پال صاحب صدر آل کشمیر سبھا تشریف لائے - خاکسار نے عرض کی کہ ایسے لوگوں کے بھجوانے کے متعلق توجہ دلائیں۔

(۲) ۳۱/۳/۴۸ کو مہاتما چونی لال صاحب صدر کانگرس کمیٹی گورداسپور مسٹر من موہن انند صاحب پبلسٹی آفیسر گورداسپور، بخشی بیج ناتھ صاحب انسپکٹر سی آئی ڈی گورداسپور سے اور (۳) ۴/۴/۴۸ کو مسٹر گنیش دت ورکر پراونشل کانگرس متعین بٹالہ سے بھی خاکسار نے اس امر کا ذکر کیا۔

(۴) ۱۲/۴/۴۸ کو فضل الٰہی خاں صاحب نے مرحوم کے متعلق مجسٹریٹ صاحب مقامی سے ذکر کیا کہ ان کی حالت ایسی ہے ان کے بھجوانے کا انتظام کیا جائے - (۵) ۱۴/۴/۴۸ کو مکرم امیر صاحب نے مجسٹریٹ صاحب کو کہلا بھیجا کہ پٹرول کا خرچ ہم دیتے ہیں - آپ ان کے بھجوانے کا انتظام کر دیں - پھر آپ تھانیدار سے ملے اور اس طرف توجہ دلائی (۶) ۱۵/۴/۴۸ کو فضل الٰہی خاں صاحب نے مجسٹریٹ صاحب کو توجہ دلائی تو انہوں نے کہا کہ پاکستان جانے کی اجازت دینا میرے اختیار میں نہیں - میں ڈی سی کو درخواست بھیج سکتا ہوں (۷) راقم نے تھانیدار صاحب سے اس دستی چٹھی کے متعلق دریافت کیا - تو کہنے لگے کہ ڈی ایس پی سے میں نے ذکر کیا تھا کہتے تھے کہ ڈی سی کی طرف سے ہمیں ہدایت آنی چاہیئے - آج آپ کی چٹھی دستی گورداسپور بھیجدی تھی (۸) ۲۰/۴/۴۸ کو حاجی صاحب، فضل الٰہی خاں صاحب اور خاکسار مجسٹریٹ سے ملے انہوں نے کہا کہ حافظ صاحب کے متعلق دیگ ... اور چٹھی لکھدیں - ہم نے تاکیداً درخواست کی کہ کسی خاص قاصد کے ہاتھ گورداسپور بھیجیں تاکہ جلد جواب آسکے -

(۹) اسی دن ڈی سی صاحب کو خاکسار نے فون پر حافظ صاحب کی حالت بتائی - تو انہوں نے کہا کہ مقامی ملٹری کو انتظام کے لئے میں نے کہدیا ہے (۱۰) مقامی سویلین کو جو ملٹری کے کمانڈنگ ہیں) - مکرم امیر صاحب نے بلایا اور حافظ صاحب کی پوری حالت بتائی اور کہا کہ آپ اس معاملہ میں کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں - انہوں نے کہا کہ ہم نو صرف اتنا کر سکتے ہیں کہ شام کو یہاں کی رپورٹ دیتے وقت اس بات کا ذکر دیں - اور بعد میں بتایا کہ بٹالہ نے ہمیں جواب دیا کہ ہمیں اس بارہ میں کوئی ہدایت نہیں (۱۱) ۲۱/۴/۴۸ کو پہلے ایجوٹنٹ بٹالہ اور پھر ملٹری ہیڈ کوارٹر گورداسپور سے خاکسار نے حافظ صاحب کی تشویشناک حالت اور پھر ڈی سی صاحب کے جواب کا ذکر کیا - دونوں جگہ سے جواب ملا کہ ہمارا یہ کام نہیں اور نہ ہمیں کوئی ہدایت ملی ہے - (۱۲) چونکہ حالت ہر لمحہ سخت نازک ہو رہی تھی ۲۲/۴/۴۸ کو ڈی سی کو ایکسپریس تار دی اور پھر رجسٹری خط لکھا اور (۱۳) کیپٹن ۲۴/۴/۴۸ کو بھی ایکسپریس تار دیا (۱۴) ۲۶/۴/۴۸ کو امرتسر چھاؤنی کے ایک بریگیڈیر صاحب کو چٹھی لکھی لیکن ۲۷/۴/۴۸ کی شب کو حافظ صاحب وفات پا گئے - جو کوشش ان کی واپسی کے لئے لاہور سے کی گئی اور کامیابی نہ ہوئی وہ اس سے علیحدہ ہے - اس تفصیل سے احباب ہماری بے بسی کا اندازہ لگا سکتے ہیں - آخر میں احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ سب درویشوں کی صحت و عافیت اور روحانی بہتری کے لئے دعا کرتے رہیں -

مبلغین بخیریت پہنچ گئے

لیگوس (نائیجیریا) مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی صالح محمد صاحب و دیگر احباب بفضل ایزدی بخیریت پہنچ گئے ہیں - فالحمد للہ

درخواست دعا

— ۱ —

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کو تیسرا فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے - قارئین کرام مولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے نیز اسکی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں -

— ۲ —

جناب امیر صاحب موصوف کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں انکی صحت کاملہ اور درازی عمر کیلئے بھی دعا کی درخواست

ہماری تبلیغی جدوجہد

رپورٹ از جنوری ۴۸ء تا مئی ۴۸ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان اور ہندوستان میں ۵۶۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے ان نو مبائعین میں سے مبلغین سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۱۸۳ اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۲۰۳ احمدی ہوئے باقی ۱۷۵ نو مبائعین خود اپنی تحقیق کی بناء پر احمدی ہوئے مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں ؟

جزاھم اللہ احسن الجزاء (انچارج بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
فروری	
جناب شیخ محمد اسلم صاحب ہیڈ کنسٹیبل تھانہ شاہدرہ	۱
جناب سید احمد علی صاحب مبلغ کراچی	۲۲
جناب نائک پینٹر محمد یوسف صاحب بی۔اے۔او۔سی۔ لاہور	۱
جناب ملک نادر خاں صاحب سرکال کسر ضلع جہلم	۱
جناب مولوی احمد علی صاحب مبلغ چک شیر کا ضلع لائل پور	۲
جناب مولوی عبداللہ صاحب مالاباری	۳
جناب محمد ابراہیم صاحب شاد احمدی مدرس موہن ضلع شیخوپورہ	۱
جناب غلام حیدر صاحب مبلغ کمال ڈیرہ نواب شاہ	۱
گیانی واحد حسین صاحب تلونڈی راہولی۔ ضلع گجرانوالہ	۸
حسام الدین صاحب لکھنوی ماڈل ٹاؤن لاہور	۱
جناب ملک حسن الدین صاحب چک ۳/ب ضلع جھنگ	۲
جناب چوہدری رحیم بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت چونڈہ	۴
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال ضلع ملتان	۱
جناب غلام رسول صاحب مبلغ ہڈیارہ	۱
چوہدری محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال	۲
جناب حمید احمد صاحب سنیاسی مبلغ	۲
جناب حافظ ابوذر صاحب مبلغ	۱
مارچ	
جناب محمود احمد صاحب مبلغ چونڈہ	۹
جناب محمد منشی خاں صاحب مبلغ کرپالہ تحصیل شکرگڑھ	۱
مرزا محمد حسین صاحب مبلغ جہلم	۴
مرزا عبدالقیوم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوہاٹ	۱
جماعت احمدیہ کھنڈو سندھ	۳

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب مولوی سید اعجاز احمد صاحب ڈھاکہ بنگال	۴
محمود احمد صاحب دیہاتی مبلغ چونڈہ	۴
جناب ڈاکٹر نورالدین صاحب ہومیو بدوملہی	۲
حافظ ابوذر صاحب مبلغ روڈہ	۴
جناب عبدالحکیم صاحب سندھ	۳
جناب مولوی غلام محمد صاحب شیخ پور گجرات	۱
مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ اے۔ پی۔ ضلع سونگڑہ	۳
سید غلام ابراہیم صاحب آئی ایس جے کٹک	۲
مولوی عبدالمالک خانصاحب مبلغ حیدرآباد دکن	۲
جناب محمد احسان الحق صاحب بانکی پور بہار	۱
جناب بشیرالدین صاحب اکبرپور یو۔پی	۱
میر ولی صاحب دیہاتی مبلغ بالاکوٹ	۱
جناب غلام حیدر صاحب مبلغ علیوالی	۲
محمد شریف صاحب جمعدار سیالکوٹ چھاؤنی	۱
جماعت احمدیہ دھیرکہ کلاں ضلع گجرات	۱۰
جناب چوہدری فیض احمد صاحب چک ۲۲/ای بی ضلع منٹگمری	۱
جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ	۱
سید اعجاز احمد صاحب مبلغ ڈھاکہ	۶
جناب مولوی حسن محمد صاحب مبلغ بھڑتھانوالہ	۱
جناب نیاز احمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ دودہ ضلع شاہ پور	۱
حافظ ابوذر صاحب مبلغ روڈہ	۵
جناب بابو فقیر علی صاحب کوٹ لہائی سنگھ ضلع جھنگ	۲
شبیر احمد صاحب جماعت سیالکوٹ چھاؤنی	۱
جناب مستری محمد حسین صاحب کوئٹہ	۱
جماعت احمدیہ کراچی	۴
جناب ملک فخرالدین صاحب مبلغ لوہر لوالہ ضلع گوجرانوالہ	۵
ملک عمر علی صاحب سکندرآباد ضلع ملتان	۳
جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجرات	۱

تکلیف مُعاف

اپنا خریداری نمبر چِٹ پر سے ملاحظہ فرما کر ذیل کے نمبروں پر ایک نظر فرمائیں۔ اگر آپ کا نمبر ملاحظہ سے گذرے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ادارہ الفضل آپ کی خدمت میں یہ گذارش کر رہا ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ جس کی وصولی کے لئے آپ کی خدمت میں وی۔ پی حاضر ہونے کو ہے۔ اسے وصول فرما کر ادارہ کو ممنون فرمائیں

نوٹ۔ نمبرات ترتیب وار ہیں۔ تاکہ پڑتال میں آسانی رہے:

(مینیجر الفضل)

۱	۲۸۷۱	۷۹۴۲	۱۰۰۴۲	۱۲۴۸۶	۱۴۷۳۶	۱۵۷۵۷
۳۴	۳۴۱۶	۷۹۶۲	۱۰۰۹۷	۱۲۶۷۰	۱۴۷۵۵	۱۵۸۲۳
۶۱	۳۶۸۳	۷۹۶۹	۱۰۰۹۹	۱۲۷۰۸	۱۴۸۰۲	۱۵۸۳۵
۱۳۱	۳۸۴۴	۸۰۴۹	۱۰۱۰۷	۱۲۷۱۶	۱۴۸۱۲	۱۵۸۴۶
۱۶۱	۳۸۹۰	۸۲۲۰	۱۰۱۷۷	۱۲۷۲۶	۱۴۹۰۳	۱۵۸۵۱
۲۱۴	۴۱۲۳	۸۲۲۹	۱۰۱۹۳	۱۲۷۳۷	۱۵۰۱۲	۱۵۸۷۳
۲۶۷	۴۱۴۷	۸۲۴۲	۱۰۲۷۴	۱۲۷۸۱	۱۵۰۶۹	۱۵۸۸۹
۲۷۵	۴۴۱۶	۸۳۱۹	۱۰۲۹۶	۱۲۸۰۳	۱۵۱۱۲	۱۵۹۲۳
۳۲۹	۴۴۲۰	۸۴۱۲	۱۰۵۹۱	۱۲۸۰۷	۱۵۱۳۲	۱۵۹۲۸
۳۶۲	۴۸۰۰	۸۴۷۶	۱۰۷۴۱	۱۲۸۱۳	۱۵۲۰۲	۱۵۹۲۹
۳۷۷	۵۰۸۴	۸۷۲۰	۱۰۸۳۵	۱۲۸۳۹	۱۵۲۱۲	۱۵۹۵۱
۴۰۷	۵۲۱۴	۸۷۸۱	۱۰۸۷۶	۱۲۸۴۸	۱۵۲۳۹	۱۵۹۷۷
۴۷۰	۵۳۰۶	۸۸۳۴	۱۰۹۲۰	۱۳۰۳۸	۱۵۲۸۲	۱۶۰۰۰
۴۸۲	۵۳۲۹	۸۹۷۵	۱۰۹۴۰	۱۳۰۶۴	۱۵۴۶۳	۱۶۰۱۸
۴۸۷	۵۳۵۲	۹۲۲۶	۱۱۱۸۷	۱۴۱۷۶	۱۵۴۸۸	۱۶۰۳۲
۷۹۳	۵۸۴۹	۹۳۰۹	۱۱۳۹۸	۱۴۱۷۷	۱۵۵۲۳	۱۶۰۶۹
۸۷۰	۵۸۶۵	۹۳۱۹	۱۱۴۲۷	۱۴۱۹۵	۱۵۵۲۵	۱۶۰۹۴
۱۰۷۴	۶۶۷۹	۹۳۸۹	۱۱۵۰۷	۱۴۳۰۶	۱۵۵۲۹	۱۶۰۹۷
۱۱۶۵	۶۷۰۰	۹۵۵۴	۱۱۶۲۴	۱۴۴۳۶	۱۵۵۵۹	۱۶۱۳۸
۱۳۲۶	۶۷۳۶	۹۵۹۸	۱۱۶۳۲	۱۴۴۶۳	۱۵۶۲۰	۱۶۱۴۶
۱۷۰۹	۶۷۴۵	۹۶۵۵	۱۱۴۹۸	۱۴۵۰۳	۱۵۶۵۴	۱۶۱۵۰
۱۸۱۷	۶۹۴۰	۹۷۹۲	۱۱۷۰۵	۱۴۵۴۳	۱۵۶۷۸	۱۶۲۱۳
۲۰۴۵	۷۱۵۰	۹۸۳۰	۱۱۷۷۶	۱۴۵۸۱	۱۵۶۸۲	۱۶۲۱۵
۲۰۸۵	۷۱۸۵	۹۹۲۳	۱۲۰۲۵	۱۴۵۸۲	۱۵۷۰۴	۱۶۲۸۳
۲۱۷۴	۷۲۱۴	۹۹۴۷	۱۲۲۰۶	۱۴۵۸۳	۱۵۷۰۷	۱۶۲۹۹
۲۵۵۶	۷۲۴۰	۹۹۵۴	۱۲۳۰۰	۱۴۶۶۷	۱۵۷۰۸	۱۶۲۳۵
۲۶۶۱	۷۶۲۹	۹۹۶۴	۱۲۳۷۰	۱۴۷۱۱	۱۵۷۳۹	۱۶۳۳۹
۲۷۵۵	۷۶۵۵	۹۹۹۶	۱۲۴۴۴	۱۴۷۱۸	۱۵۷۴۹	۱۶۳۴۸

(باقی)

پتہ مطلوب ہے

میرا لڑکا مسمی غلام رسول ولد ڈھینگا عمر ۱۲ یا تیرہ سال رنگ گندمی ساکن منصور وال متصل کیورتھلہ ریاست فسادات کے موقعہ سے بچھڑ گیا تھا۔ اگر پاکستان میں پہنچ گیا ہے۔ جس بھائی کو ملے یا پتہ ہو۔ ذیل کے پتہ پر پہنچا دیں۔ یا اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔ میں بوڑھا ہوں۔ صرف یہی ایک لڑکا تھا۔ الداعی ڈھینگا پناہ گیر چک نمبر ۶۵ ب اسٹیشن بچیانہ ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور

ضلع سیالکوٹ کیلئے مبلغ!

مولوی عبد الخالق صاحب واقف زندگی تحریک جدید جو افریقہ میں فرائض تبلیغ بجا لاتے رہے ہیں۔ واپس تشریف لائے ہیں۔ انہیں ضلع سیالکوٹ کے لئے مبلغ تجویز کیا گیا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کی تمام جماعتیں تبلیغی جدوجہد میں ان سے مشورہ کریں اور ان سے تعاون فرمائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مطالبہ میں تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس تحریک کے شروع میں بھی روکیں پیدا ہوئی تھیں۔ لیکن وہ روکیں آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہیں۔ اور لوگوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن اس رفتار کو دیکھ کر میں ڈرتا ہوں۔ کہ اس کے نتیجہ میں زیادہ تر جماعت ثواب سے محروم رہ جائے گی۔ اس لئے غور کرنے پر میں نے اس سکیم میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ جن کا میں آج اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ تبدیلی یہ ہے کہ

بجائے ۲۵ فیصدی کے ساڑھے سولہ فی صدی اور بجائے ۵۰ فی صدی کے ۳۳ فی صدی رکھی جائے اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ مرکز کا چندہ۔ انجمن کا چندہ لیکن شرط یہ ہو گی۔ کہ اس تحریک سے پہلے ستمبر والی تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا۔ اُس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔"

(نظارت بیت المال)

گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول میں داخلہ

داخلہ کا امتحان لاہور میں ستمبر کو ہوتا ہے۔ درخواستیں یکم جولائی تک پرنسپل کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست کا فارم بمعہ پراسپکٹس ۹ آنے کا منی آرڈر کر کے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس مغربی پنجاب۔ لاہور سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تمام فارموں کی مکمل خانہ پوری ہونی چاہیئے۔ نوجوانان احمدیت کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ۔ رسول میں داخل ہونے کی کوشش کریں

دمنور الدین احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول)

طلباء جامعہ احمدیہ کے لئے درخواست دُعا

پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مولوی فاضل شروع ہے۔ جامعہ احمدیہ احمد نگر کے اٹھارہ طلباء اس میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

کاروں کا کوٹہ

میسرز یونیورسل آٹو موبائیلز ۳۲ لارنس روڈ راولپنڈی کے پاس عنقریب کاروں کا کوٹہ آنے والا ہے۔ اس میں سے نصف مغربی پنجاب کے سرکاری افسروں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہیں باقی کاریں عام لوگ اور مرکزی حکومت کے افسر براہ راست بات چیت کر کے خرید سکیں گے صوبائی حکومت کے افسر ۱۵ دن کے اندر اندر کار کی خرید کے لئے مقررہ فارم پر اپنے محکمہ کے افسر اعلےٰ کی معرفت بھیجیں۔ فارم صوبائی ٹرانسپورٹ کنٹرولر کے دفتر واقع ۲۱ منٹگمری روڈ لاہور سے مل سکتے ہیں۔

لاہور ۱۸ رجون ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ لاہور کے بعض اخباروں میں اس مطلب کی ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ مسٹر عبدالرحیم نے پنجاب گورنمنٹ کے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ وہ بحیثیت کمشنر راولپنڈی ڈویژن اپنے عہدے کا چارج مسٹر سعد اللہ کو دے دیں اس خبر میں کوئی صداقت نہیں مسٹر سعد اللہ نے رخصت سے واپس آ کر مسٹر عبدالرحیم سے اپنے عہدے کا چارج لے لیا ہے جنہیں عارضی طور پر ایڈیشنل کمشنر قسمت راولپنڈی مقرر کیا گیا تھا۔

نواب زادہ سعد اللہ خاں اور مسٹر عبدالرحیم نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ جس میں اس خبر کی پرزور الفاظ میں تردید کر دی ہے۔

کراچی کی علیحدگی میں صوبہ سندھ اور پاکستان سٹیٹ کا مفاد مضمر ہے

نظم ونسق کا خاکہ تیار ہونا شروع ہو گیا

لاہور ــــــــ اپنے نامہ نگار کے قلم سے ــــــــ ۱۸ رجون

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے ایک وزارتی کمیٹی کو اس غرض کیلئے قائم کیا ہے کہ وہ سندھ سے رسمی طور سے علیحدگی کے بعد کراچی کے نظم ونسق کا خاکہ تیار کرے۔ پاکستان کے وزیر اعظم خاں لیاقت علی خاں۔ وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر۔ اور وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین اس کمیٹی کے رکن ہیں۔ اور مجوزہ نظم ونسق کا خاکہ تیار کر رہے ہیں اسی خاکے کو تکمیل کے بعد پاکستانی پارلیمنٹ میں بھی پیش کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی گذشتہ کئی روز سے باقاعدہ اجلاس منعقد کر رہی ہے۔ اور کہ اس نے اپنا کام بہت حد تک ختم کر لیا ہے۔ حکومت کے اس مترشح ہے کہ کراچی کی سندھ سے علیحدگی کے خلاف عوام نے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے حکومت اس سے ہرگز متاثر نہیں ہو گی۔ اور پاکستان پارلیمنٹ میں اس سے متعلقہ جو قرار داد پیش ہو چکی ہے۔ اس کی واپسی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ پاکستان سٹیٹ اور صوبہ سندھ کا مفاد اسی بات میں مضمر ہے کہ کراچی کو سندھ سے علیحدہ کر لیا جائے

برلین کنٹرول کمشن کے ٹوٹ جانے کا امکان

برلین ۱۸ رجون کل رات اتحادی برلین کنٹرول کمشن کے اجلاس سے روسی ڈیلی گیشن کے ممبروں کے واک اوٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی نمائندے کرنل فرینک ہولیجن نے بتایا۔ کہ اب برلین پر چار طاقتوں کا کنٹرول ختم ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے کرنل ہاوے نے مزید کہا کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ امریکہ فرانس اور برطانیہ کو اس طرح شہر کے کنٹرول سے بے دخل کیا جا سکتا ہے تو اسے غلط فہمی سمجھنا چاہیئے جب اجلاس سے روسیوں نے واک اوٹ کیا ہے اس میں کئی باتوں کا سمجھوتہ ہو گیا تھا روس ہر صورت حالات کو ڈرامائی بنا دیتا ہے۔ واک اوٹ کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی ڈیلی گیٹ ... نے بتایا ہو کہ روسیوں نے اجلاس میں برطانوی احکام پر یہ الزام لگایا کہ وہ ٹریڈ یونین کو جبر سے منقسم کر رہے ہیں۔

یونیورسٹی کی نشست کے امیدوار خلیفہ شجاع الدین

لاہور ــــــــ اپنے نامہ نگار سے ــــــــ ۱۸ رجون

آج موثق ذرائع سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز کی یونیورسٹی کی نشست کیلئے مسلم لیگ کے نہایت دیرینہ اور سرگرم رکن خلیفہ شجاع الدین بیرسٹر ایٹ لا کھڑے ہو رہے ہیں اور کوشش کی جا رہی ہے کہ آپ کے مقابلے میں کوئی دوسرا شخص نہ آئے تاکہ آپ بلامقابلہ کامیاب ہو جائیں۔ خلیفہ شجاع الدین مدت سے پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے رکن چلے آ رہے ہیں۔ پچھلے دنوں باونڈری کمیشن کے اجلاس کے ایام میں آپ نے مسلمانوں کی طرف سے چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے معاون کے طور پر بھی کام کیا تھا

میاں فتح اللہ کا انتقال

لاہور ۱۸ رجون۔ میاں نور اللہ وزیر مالیات مغربی پنجاب کے برادر اکبر میاں فتح اللہ اے۔ سی۔ جی۔ آئی بار ایٹ لا آج حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے

ایران میں مظاہرین پر گولی

طہران ۱۸ رجون آج پولیس نے ان مظاہرین پر گولی چلا دی جو وزیر اعظم ایران کے خلاف مظاہرے کر رہے تھے۔ اس میں کئی لوگ زخمی ہوئے۔

تین دن تک تو درکنار تیس سال تک بھی ہمیں شکست نہیں دیجا سکتی

پلندری ۱۱ رجون:۔ سردار محمد ابراہیم خاں صدر جمہوریہ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا۔ کہ میں خوشی کے ساتھ مسٹر مینن اور ہندوستان کے راشٹریہ سیوک سنگھ کو تیس سال کی مہلت دیتا ہوں۔ کہ وہ آزاد فوجوں کو کشمیر سے نکال سکتے ہیں تو نکال کر دکھائیں۔ ہندوستان کے ڈیفنس منسٹر نے بھی پچھلے سال کہا تھا لیکن انہیں بھی آج اپنا خیال بدلنا پڑا۔ جب آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا آپ کو یقین ہے کہ آزاد کشمیر فوجیں ہندوستان کی بکتر بند فوجوں کا مقابلہ کر کے موجودہ صورت حالات پر قابو پا سکتی ہیں۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ کہ جس شخص کے نزدیک اعداد وشمار زیادہ اہمیت رکھتے ہیں وہی اس امر کا خیال اپنے دماغ میں لا سکتا ہے۔ حالات بڑی تیزی کے ساتھ بدل رہے ہیں۔ اور تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے ہندوستان پانی پت کی لڑائی چاہتا ہے۔ اس مرتبہ ہمیں ایک فائدہ ہے کہ جنگ ہمارے سرزمین کے قریب ہے۔ ہم سرحدوں پر ہی رک جائیں گے۔ بلکہ ہم تمام پنجاب بلکہ مشرقی پہاڑی ریاستوں سے بھی دشمن کو نکال کر دہیں گے۔ کیونکہ کشمیر کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے ہم خدا کے فضل وکرم سے ہم اگلی سردیوں تک دشمن کے دانت کھٹے کر دیں گے۔ بشرطیکہ کوئی بین الاقوامی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

مسٹر نیوگی نے چارج دیدیا

نئی دہلی ۱۸ رجون:۔ آنریبل مسٹر کے۔ سی۔ نیوگی وزیر برائے تجارت، امداد وبحالیات نے ۸ رجون کی سہ پہر کو امداد وبحالیات کی وزارت کا کام مسٹر موہن لال سکسینہ کے سپرد کر دیا۔

پناہ گزینوں کے نام پر اقتدار حاصل کرنے کی کوشش

نئی دہلی ۷ رجون:۔ سردار ستو کھ سنگھ دیار تھی صدر آل انڈیا نیشنلسٹ سکھ پارٹی نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ ماسٹر تارا سنگھ نے پناہ گزینوں کے نام پر جو تحریک جاری کرنے کا پروگرام بنایا ہے وہ نہرو گورنمنٹ کے خلاف صرف ایک پروپیگنڈا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کو ان مصیبت زدوں سے کوئی ہمدردی نہیں یہ ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے حواریوں ہی کی پالیسی اور سیاست تھی کہ آج ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر ہندوستان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ہندو مہاسبھا راشٹریہ سیوک سنگھ کے حمایتی اور وحدت پسند عنصر تحریک سول نافرمانی شروع کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔

ــــــــ

مسٹر جوگیندر ...

صنعتی تربیت کے خاص مراکز

لاہور ۱۸ رجون:۔ مغربی پنجاب کے محکمہ آبپاشی نے صنعتی تربیت کے خاص مرکز قائم کئے ہیں۔ جہاں سگنیلر ڈرافٹسمین۔ ذیلدار۔ پٹواری۔ منشی۔ اکاؤنٹنٹ اور اوورسیر اور سب ڈویژنل آفیسر صنعتی تربیت پائیں گے۔ اس صوبے سے غیر مسلموں کے چلے جانے سے ان کاموں کے لئے تربیت یافتہ افراد کی بہت قلت رونما ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ ان مراکز میں تھوڑے ہی عرصہ میں بہت سے افراد تربیت پا لیں گے۔ اور قلت دور ہو جائے گی۔

تین مراکز مختلف مقامات پر پٹواریوں اور سگنیلروں کی تربیت کے لئے کھولے گئے ہیں۔ ان مرکزوں میں ڈیڑھ ماہ تک تربیت دی جائے گی اوورسیر لاہور میں پی ڈبلیو ڈی کے سڑکوں اور تعمیرات کے صیغہ کے زیر اہتمام تربیت پائیں گے۔ ڈرافٹسمین سکول میں ٹریننگ لیں گے۔ اکاؤنٹنٹ اور سب ڈویژنل کلرک لاہور میں کھلنے والی ایک کلاس میں داخل کئے جائیں گے۔ ذیلداروں اور سب ڈویژنل کلرک لاہور میں کھلنے والی ایک کلاس میں داخل کئے جائیں گے۔ ذیلداروں اور سب ڈویژنل افسروں کے لئے بھی تعلیمی کلاسوں کا انتظام کیا جا رہا ہے

گیس بجلی اور کوئلہ برطانیہ میں قومی ملکیت ہونگے

لندن ۱۷ رجون۔ آج رات دارالعوام میں اس مخالفانہ تحریک کو شکست کا سامنا ہوا جس کا مقصد گیس انڈسٹری کو قومی ملکیت بنانے کیلئے سرکاری مسودے کی مخالفت کرنا تھا مسودہ قانون تیسری قرات کے بعد دارالامراء میں بھیجا جائے گا اگر یہ منظور ہو گیا تو گیس بجلی اور کوئلہ کو قومی ملکیت قرار دیدیا جائے گا۔

پاکستان سٹیٹ بنک سنٹرل بورڈ

کراچی ۱۷ رجون:۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے سنٹرل بورڈ کے ڈائرکٹروں کا پہلا اجلاس ۲ جولائی کو پاکستان سٹیٹ بنک کے گورنر مسٹر زاہد حسین صدارت کے فرائض انجام دینگے معلوم ہوا ہے کہ اس اجلاس میں سٹیٹ بنک کی پالیسی پر غور کیا جائے گا۔ بورڈ کے غیر سرکاری ممبر یہ ہیں سر سید مراتب علی شاہ مسٹر قاسم دادا۔ مسٹر حاتم علوی۔ مسٹر حمید زماں اور ...